ادھوری محبتیں

سجیلہ نثار

باہر کا موسم اتنا کوئی خاص نہ تھا تیز دھوپ سبکو جھلسا دینے کیلیے کافی تھی لیکن اتنا برا بھی نہ تھا پرندوں کا چہچہانہ ماحول میں ایک عجیب سا ساز برپا کر رہا تھا اسی کے ساتھ ہم ایک گھر پر نظر ڈالتے ہیں جہاں کوئی نہ تھا لیکن ایک کمرے میں سے شور کی آواز آرہی تھی

"دیکھو لاریب بتاو نہ یہ اچھا لگے گا"...

وہ کوئی پانچواں ڈریس اپنے ساتھ لگائے اپنی چھوٹی بہن سے پوچھنے لگی اسنے کتاب سے سر اٹھا کر اپنی بہن کو دیکھا اور اپنا چشمہ درست کیا

"جو مرضی پہن لو آپی آپ نے لگنا تو چوہیا ہی ہے"....

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اسنے ناک چڑھاتے کہااور دوبارہ کتاب پر اپنی نظریں مرکوز کرلیں لیکن اگلے ہی لمحے چہرے پر پڑنے والی کوئی چیز سے وہ بوکھلائی تھی پھر اپنا چہرہ مسلا کیونکہ اسکی ظالم بہن)بقول لاریب (نے اسکے چہرے پر ڈریس مارا تھا

"دیکھو لاریب عزت سے بتاو کونسا پہنوں"...

وہ انگلی اٹھاتے ہوئے بولی

"میری طرف سے کچھ نہ پہنیں"...

وہ اپنی کتاب اٹھاتی بیڈ سے اٹھی اور باہر کی طرف گئی

"اچھا اچھا جاو تم کہ تو ایسے رہی ہو جیسے تم نہ بتاوگی تو میں ڈیسائیڈ نہیں کرسکتی کہ کونسا ڈریس پہنو"...

اسنے پیچھے سے ہانک لگائی جسکو لاریب بخوبی سن چکی تھی

اور سر جھٹکتی ایک اور ڈریس اپنے ساتھ لگایا اسنے ڈریس بیڈ پر پھینکتے ٹھنڈہ آہ بھری اور باہر کی جانب قدم بڑھائے اریبہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کونسا ڈریس پہنے اسکو یونیورسٹی میں دی جانے والی ویلکم پارٹی میں جانا تھا

دو منٹ میں ہی اریبہ لاریب کو گھسیٹتی ہوئی کمرے میں لارہی تھی اور اس بیچاری کی چینخ وپکار کا کوئی اثر نہیں لے رہی تھی اسکو بیڈ پر گراتی اپنی کمر پر ہاتھ ٹکائے تھے

"آپی کیا مسئلہ ہے"...

وہ غصے سے بولی

"بتاو کونسا ڈریس پہنوں...؟"

وہ اسکے غصے کا نوٹس لیے بغیر بولی تو وہ گھورتی ہوئی بیڈ پر پڑے خوبصورت ڈریسز کو دیکھنے لگی جو اسکی بہن کو پسند نہیں آرہے تھے کیونکہ جانتی تھی اسکی بہن اسکی جان نہیں چھوڑے گی

"یہ پرپل فراک دیکھ لیں آپی"...

کچھ ہی دیر میں اسنے فراک اسکے سامنے لہرایا تو اسنے تھام کر اپنے ساتھ لگایا اور شیشے میں دیکھا

"ہمم ناٹ بیڈ"...

اسنے مسکرا کر خود کو دیکھا تو لاریب بھی مسکرا دی

"اچھا میں سبکو دیکھا کر آئی"...

وہ یہ کہتی ڈریس لیے باہر چلی گئی لاریب نے نفی میں سرہلایا کیونکہ جب تک سب اسکی تعریف نہ کردیتے تب تک اسنے یہ ڈریس فائنل نہیں کرنا تھا سر جھٹکتی خود بھی اسکے پیچھے راہ لی

....

پارٹی میں ساری رنگ برنگی مخلوق دیکھ کر اسکے بیس طبق روشن ہوئے تھے اسنے اریشہ کے پیر پر زور سے اپنی شوز کی ہیل ماری تو وہ بیچاری کراہتی ہوئی اسکی طرف مڑی اور ایک زبردست گھوری سے نوازا

"تمہارے پیروں کو سکون نہیں ہر وقت دوسروں کے پیر توڑنے میں لگے رہتے ہیں"...

وہ غصے سے بولی

"بکواس بند کر اور یہ یونیورسٹی کی مخلوق دیکھ "....

اسکی بات پر کان دھرے بنا اسنے اریشہ سے کہا

"کیا ہے اسکو بس تھوڑی سی آ ہمممم"....

اسکی دوست نے ایک آنکھ دبائی تھی تو اسنے گھورا

"تھوڑی نہیں بہت زیادہ"....

اسنے سامنے لڑکے لڑکی کو اتنے کلوز کھڑے دیکھتے ہوئے کہا تو اریشہ نے کندھے اچکائے

"تیرا عاشق بھی یہاں ہو گا جسکو تو نے شوق میں نمبر دیا تھا"....

اریشہ نے ساتھ کھڑی سانیہ سے کہا جو اب کمر پر ہاتھ ٹکاتی لڑاکا عورت بن چکی تھی

"میں نے دیا یا اس نے خود نوٹ کیا"...

سانیہ نے کہا تو اریبہ ہنسی

"لیکن اعلان تو کروایا تھانہ"...

اریبہ ہنستے ہوئے بولی

"یار نہیں بیچاری تو کلرک کو دے رہی تھی نمبر بس سارا قصور اسکے سپیکر کا ہے"...

عالیہ سنجیدگی سے بولی پر آنکھوں میں شرارت تھی پھر وہ تینوں قہقہ لگا کر ہنسیں جبکہ سانیہ نے ان تینوں کو گھورا

"پتا نہیں کونسی منحوس گھڑی تھی جب تم تینوں میرے پلے پڑ گئی"....

اسنے منہ بناتے ہوتے کہا

"ہاں ہاں اب ہم مہنوس ہی ہیں ایک اہم جو زندگی میں آگیا ہے"...

اریشہ شرارت سے بولی

"ویسے یار ایک بات بتاؤں اسنے مجھے دیکھا نہیں ہوا"....

اسنے مسکراہٹ دبائے کہا

"کیا....؟"

ان تینوں کی چینخ نکلی

"تو اور کیا کہتا اپنی پک دو میں نے دیکھنا ہے".....

اسنے بیگ سے فون نکالتے ہوئے کہا جس پر ابھی میسج کی ٹیون بجی تھی

"لو جی شیطان کا نام لیا شیطان حاضر"....

اسنے میسج اوپن کرتے ہوئے کہا

"لاو اس مجنون سے میں بات کرتی ہوں"...

اریبہ نے جلدی سے اسکے ہاتھ سے فون کھینچتے ہوئے کہا

"دھیان اسکی گفتگو سن کر بے ہوش نہ ہو جانا"....

اسنے ارد گرد دیکھتے ہوئے کہا اور پھر کچھ ہی دیر میں وہ تینوں ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہی تھیں جبکہ سانیہ بیچاری انکو گھور دیتی

"اے وہ ڈریس کا پوچھ رہا ہے"..

اریبی نے سر اٹھا کر سانیہ سے کہا

"اپنا ہی بتاو تم"...

اسنے دوسری طرف چہرہ کیا تھا

"وہ دیکھو تمہارا دھم جھلا تمہیں ڈھونڈھ رہا ہے"...

عالیہ نے اسکو پیچھے سے ٹانگ ماری

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"تم لوگوں نے جگہ کا بتایا ہے اسکو....؟"

اسنے پیچھے مڑتے غصے سے کہا تو ان تینوں نے تابعداری سے سر ہلایا اور پھر اریبہ نے اسکو اپنی ڈریسنگ بتائی اور پھر تینوں ہنسنے لگیں

"کیا کہہ رہا ہے...؟"

اریبہ کو ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہوتے دیکھ اریشہ نے پوچھا تو اسنے ایک نظر اس لڑکے کو دیکھا جو مسکرا کر اسکو دیکھ رہا تھا پھر اسنے آہستہ سے انکو بتایا جو اسکی سائل اسکی خوبصورتی کے قصیدے پڑھ رہا تھا اب وہ دونوں بھی اسکے ساتھ ہی ہنسیں تھی جبکہ اس دفعہ سانیہ بھی مسکرادی اپنی پاگلوں کو دیکھ کر پھر پوری پارٹی میں یہ چاروں آگے اور وہ دھم جھلا انکے پیچھے پیچھے تھا انہوں نے اچھے سے پارٹی انجوائے کی اور پھر گھر کی راہ لی

....

چاروں یونیورسٹی میں کھڑیں اپنی کلاس کا معلوم کرنے کی کوشش کررہی تھیں البتہ انہوں نے کسی سے پوچھا نہیں کیونکہ انکو معلوم تھا سینئیرز انکی جان بخشی نہیں کریں گے ہاں تین چار کو یہ لوگ ٹھکانے لگا چکے تھے

"ایکسکیوز می"....

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ایک نسوانی آواز پر یہ چاروں پیچھے مڑیں..

"جی....؟"

ان چاروں کی آنکھیں چمکیں

"آپ نیو ہیں...؟"

اس لڑکی نے ان سے پوچھا

"نہیں نہیں ہم تھرڈ سمیسٹر کے ہیں"...

عالیہ آنکھیں پٹپٹاتی ہوئی بولی

"اوو اچھا پلیز کیا آپ مجھے بتا سکتی ہیں فزکس ڈیپارٹمنٹ کہاں ہے....؟"

وہ معصومیت سے بولی

اریبہ نے بھی شرافت سے اسکو پتا بتایا جو الحمدللہ واشروم کا تھا اسکے تابعداری سے شکریہ کر کے جانے کے بعد انکے قہقہے عروج پر تھے

"بس کرو ظالمو"...

سانیہ نے نفی میں سر ہلایا جس بیچاری کو ان تینوں نے ساتھ گھسیٹا ہوا تھا

"اچھا اچھا شریفو ماسی چلو اپنا ڈیپارٹمنٹ ڈھونڈتے ہیں"....

اریشہ جلدی سے بولی اور پھر چاروں اپنی منزل ڈھونڈ ھنے چلی گئیں

....

دن ایسے ہی معمول کے مطابق چلتے رہے انکو انکا ڈیپار ٹمنٹ مل گیا تھا اور ایک عاد کلاس بنک مار کر باقی باقائدگی سے کلاسز لے رہیں تھیں انکی موج مستی عروج پر تھی لیکن انسان کے ساتھ کبھی کچھ ایسے واقعات پیش آتے ہیں انکی یہ ہنسی خوشی کی زندگی برباد ہو جاتی ہے یہ شرارتیں کہیں پیچھے رہ جاتی ہیں پھر زندگی میں سنجیدگی چھا جاتی ہے اور ان چاروں میں سے کسی کی زندگی تھی جو حد درجہ سنجیدہ ہو جانی تھی کبھی انسان وہ فیصلے کر بیٹھتا ہے کہ بعد میں پچھتا تا ہے

....

آج موسم صبح سے ہی خوشگوار تھا ہلکی ہلکی ہوا سکون بخش رہی تھی لیکن دھوپ نے ساتھ نہ چھوڑا تھا وہ چاروں لیکچر بنک کرنے کے بعد اب گراونڈ میں گھوم رہی تھیں اور ساتھ سانیہ کے عاشق کا دکھ منا رہی تھیں جسکو سانیہ نے اچھی خاصی گالیاں پڑوائیں تھیں اور اس سے اپنا پیچھا چھڑوایا

"وہ بھی کیا دن تھے جب سانیہ بیچاری موبائل میں گھسی رہتی تھی اور اپنے عاشق سے باتیں کرتی تھی"....

عالیہ نے ہاتھ لہرا لہرا کر افسوس کا اظہار کیا

"یا خدا تم جیسی چول دوستیں بھی کسی کو نہ ملیں بات کیا ہوتی لے کہاں جاتی ہیں"....

اسنے آنکھیں دیکھاتے ہوئے دہائی دی تو وہ تینوں ہنس دیں

"اوئے اوئے سامنے دیکھو کتنا پیارا لڑکا ہے"...

اریشہ اریبہ اور عالیہ کے قریب کھسکتے ہوئے بولی سانیہ نے بھی پیچھے سے کان لگایا تھا اور سامنے لڑکے کو دیکھا جو فون کو دیکھتا دوبارہ مڑا تھا ان سے کچھ ہی فاصلے پر تھا

"کیوٹ ہے آنکھیں پیاری ہیں"....

اریبہ نے لاپرواہی سے کہا تو وہ تینوں ہنسی لیکن یوسف جو اپنے دھیان میں کھڑا تھا اپنی تعریف سن کر ایڑھیوں کے بل گھوما تھا

یوسف کو خود کی طرف شوخ نظروں سے دیکھتا پا کر وہ جلدی سے پلٹی تھی جبکہ وہ تینوں ہنس ہنس کر دہری ہو رہی تھیں یوسف بھی مسکرایا تھا اور موبائل سامنے کرتا خود کی آنکھوں کو دیکھا

"منہوسیں"....

انکو مسلسل ہنستا دیکھ اریبہ وہاں سے فرار ہوئی تھی تو وہ تینوں بھی ہنستی ہوئی اسکے پیچھے بھاگیں

"کیوٹ ہمم"..

وہ زیر لب بڑبڑایا تھا اور اپنا بیگ دوستوں کو پکڑاتا بالوں میں ہاتھ پھیرتا انکے پیچھے ہی گیا تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"رکو نہ اریبہ"...

اریشہ نے ہانپتے ہوئے کہا

"دفعہ ہو جاو"....

وہ بھاگتے ہوئے بولی

"رک جاو اریبہ تمہیں پیاری آنکھوں والے کی قسم"...

عالیہ کی شرارت بھری آواز سن کر وہ پلٹی اور بیگ اسکی طرف اچھالا جو رستے میں ہی گر گیا

"ہائے اسکی قسم سے رکی دیکھو کیسے"...

سانیہ نے بھی حصہ لیا جو کم ہی ایسی باتوں میں بولتی تھی

"تم تینوں"....

وہ غصے میں بات ادھوری چھوڑ گئی کیونکہ نظر پیچھے درخت کے ساتھ ٹیک لگائے یوسف پر گئی جو مسلسل مسکرا رہا تھا ان تینوں نے اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو یوسف کو دیکھ کر ان تینوں نے "اوووو" کا نعرہ لگایا تو وہ جلدی سے نظروں کا زاویہ بدلتی بیگ اٹھاتی آہستہ آہستہ چلنے لگی وہ تینوں بھی سیریس ہوتیں اسکے پیچھے لپکیں اور اس موضوع کو چھوڑتیں دوسری باتیں کرنے لگیں

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

وہ چاروں فری لیکچر میں کنٹین میں بیٹھیں تھیں اور ہنسی مزاق میں مصروف تھی اس "بلو آئیز "جو تھوڑی دیر پہلے ہی انہوں نے اسکا نام رکھا تھا وہ اپنے دوستوں کے ساتھ ہنستا ہوا کنٹین میں داخل ہوا اسنے ابھی انکو نہیں دیکھا تھا

"بلو آئیز ہپنوٹائیز تیری کردی آ مینو "

اریشہ کے تھوڑا سا گنگنانے پر جہاں اریبہ نے اسکو نیچے سے ٹانگ ماری تھی وہی یوسف بھی انکی طرف متوجہ ہوا اور ہولے سے مسکرا کر اس ٹیبل پر بیٹھا جہاں اریبہ اسکو صاف نظر آرہی تھی

"آنکھیں پیاری ہونے کے ساتھ اسکی آواز بھی پیاری ہے"....

یوسف کے بولنے پر عالیہ نے تھوڑا آگے ہوتے ہوئے آنکھ مارتے ہوئے کہا اور پھر تینوں ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنسیں تھیں تو اریبہ نے بے بسی سے گھورا نہیں یعنی بیچاری کا کوئی جین نہیں

....

سب ٹھیک چل رہا تھا وہ بلو آئیز) جو کہ گرینش تھیں پر ہماری اریبہ کو پہلی نظر میں بلو لگیں (بھی انکے پیچھے ہوتا وہ اریبہ کو دیکھ کر مسکرا دیتا اریبہ لوگ فورتھ سمیسٹر میں ہوگئے تھے لیکن انکی وہی شرارتیں سب ویسا ہی تھا یوسف روزانہ انکو کہیں نہ کہیں نظر آتا کبھی لائیبریری کبھی انکی کلاس میں اور یوسف خود ان سے دو سمیسٹرز آگے تھا یعنی سینئیر تھا ان سے... اسکا اسکی کلاس میں آنا اور پھر اریبہ کی

دوستوں کا شور مچانا انکی پوری کلاس کو اریبہ اور یوسف پر شک سے بات آگے گزر گئی تھی اریبہ بیچاری کیا کرتی کچھ نہ ہونے کے باوجود اتنا کچھ ہو گیا تھا

....

آج ان چاروں نے مل کر پلین بنایا کہ سارے لیکچر بنک مار کر کینٹین کو اچھا خاصا خالی کیا جائے مینز پیٹ پوجا کی جائے آج وہ جیسے ہی کنٹین میں داخل ہوئیں سامنے بیلو آئیز مینز یوسف کا گروپ تو دوسری سائیڈ پر انکی کلاس کے بائیز مینز عبداللہ لوگوں کا گروپ تھا
یوسف کو کنٹین میں دیکھ کر ان تینوں نے شور مچایا اریبہ جو فون میں مصروف تھی غصے سے اپنا سر اٹھایا سامنے نظر یوسف کی گرینش نظروں سے ٹکرائیں تھیں اور دونوں کی نظریں پلٹنا بھول گئیں اگر وہ گوری رنگت خوبصورت نینکوش والی لڑکی تھی تو وہ بھی گوری رنگت جس پر کالی داڑھی اور اس پر گرینش پر کشش غضب ڈھاتی اسکی آنکھیں جو مقابل کو اپنے سحر میں جکڑنے کیلیے کافی تھیں دوستوں کے کہنی مارنے سے وہ ہوش میں آئی اور جا کر ٹیبل پر اس طرح بیٹھی کہ یوسف کی طرف اسکی کمر تھی وہ اسکا چہرہ نہیں دیکھ سکتا تھا

"اووشٹ"....

یوسف کی آواز پر وہ ایک دم سے پلٹی تو یوسف اسکی طرف دیکھ رہا تھا اسنے آنکھوں سے اسکو اپنے سامنے بیٹھنے کا اشارہ کیا تو اسنے جلدی سے منہ سیدھا کیا اور ادھر اسکی دوستوں کی بتیسی بند نہیں ہو رہی تھی انکے پاس بیگ رکھتی وہ اٹھ گئی تھی اسکی دوستوں نے اسکو چھیڑا لیکن اسکی بے بس نظریں دیکھ کر خاموش ہو گئیں اور اثبات میں سر ہلایا مطلب بیگ اور اسکے لیے کچھ کھانے کیلیے وہ باہر لے آئیں گی

یوسف نے ٹھنڈہ آہ بھری تھی یوسف کے دل میں محبت کا پودہ تو بہت پہلے پیدہ ہو گیا تھا لیکن اریبہ کے دل نے بھی آج ایک بیٹ مس کی تھی

....

انکا پانچواں سمیسٹر سٹارٹ ہو گیا تھا اریبہ اب اکثر یوسف کو دیکھ کر گھبرا جاتی اسکا گھبرانا نوٹ کرتے یوسف اسکے سامنے کم آتا تھا

آج اریبہ نے اپنی دوستوں اور کلاس کی کچھ لڑکیوں کو کاونٹنگ کی تیاری کروانی تھی کیونکہ اریبہ کاونٹنگ میں بہت اچھی تھی صبح آٹھ بجے سب لائبریری میں تھے انکو تھوڑا سا کام دیتی دوستوں کو لیتی ایک راونڈ لگانے کیلیے باہر نکلی اور ماشاءاللہ سے بلو آئیز بھی پیچھے جسکو اریبہ اگنور مار رہی تھی ساتھ ساتھ اپنی دوستوں کو ایک عدد گھوری سے بھی نواز رہی تھی

چکر لگا کر جب چاروں واپس آئیں تو یوسف سینے پر ہاتھ باندھتا لائبریری کے سامنے کھڑا تھا اریبہ کے سانس خشک ہوئے کیونکہ لائبریری میں جانے کیلیے اسکے پاس سے گزرنا پڑتا تھا

"یار چلو بڑا چکر لگا کر چلتی ہیں اسکے پیچھے سے"....

اریبہ نے جلدی سے کہا پر اسکی دوستوں نے ہری جھنڈی دیکھائی اور یوسف کے پاس سے گزرتیں لائبریری کے دروازے کے سامنے کھڑی ہو کر کھی کھی کرنے لگیں خوبصورت سا تو یوسف بھی مسکرا رہا تھا البتہ نظریں ابھی بھی اریبہ پر تھیں اریبہ انکو ہزار گالیوں سے نوازتی ٹھنڈی آہ بھری مڑی تھی مطلب پاس سے نہیں گزرنا بڑا چکر لگانا منظور ہے بڑا چکر لگاتی اسکے پیچھے سے لائبریری میں گئی تھی یوسف پلٹ کر زور سے ہنسا تھا جو اریبہ نے بخوبی سنا مسکراہٹ اسکے چہرے پر بھی آئی تھی جسکو وہ بہت مہارت سے چھپا گئی تھی

....

انکے مڈٹرم ہو گئے تھے آخری پیپر والے دن اسکی دوستوں نے بریانی کھانے کا پلین بنایا

"یار میں نہیں جا رہی میں تھک گئی ہوں"....

اریبہ بینچ پر بیٹھتے ہوئے تھکے سے انداز میں بولی

"ہمم چلو ہم لے آتی ہیں تم آرام کرو یہاں بیٹھ کر"...

سانیہ بولی اور ساتھ تینوں نے اپنے بیگ رکھے اور اپنے فونز بھی اسکی گود میں رکھے تھے

"یار یہ تو لے جاو"...

اریبہ نے اپنا بیگ بھی انکے بیگز کے اوپر رکھتے ہوئے کہا

"انکو تم سنبھالو ہم پانچ منٹ میں آتی ہیں"...

اریشہ جلدی سے بولی اور پھر وہ تینوں وہاں سے چلی گئیں

ابھی پانچ منٹ ہی گزرے تھے کہ اسکو اپنے بینچ کے ساتھ والے بینچ پر کسی کی موجودگی کا احساس ہوا اسنے موبائل سے نظریں ہٹاتے ساتھ موجود بینچ پر دیکھا جس پر یوسف بیٹھا اسکو مسکرا کر دیکھ رہا تھا اریبہ نے جلدی سے نظریں جھکائیں اور خود کو موبائل میں مصروف ظاہر کیا اور ساتھ دوستوں کو سلواتیں سنانے لگی

یوسف مسکراتا ہوا اٹھا اور اسکے بینچ پر اس سے کچھ فاصلے پر بیٹھا اریبہ نے ایک جھٹکے سے اسکی طرف دیکھا اور تھوڑا پیچھے کھسکی

"ریلیکس"....

اسکو گھبراتا دیکھ وہ جلدی سے ہاتھ اٹھاتا بولا تو اسنے کڑوا گھونٹ بھرا یہ انکی ان پانچ سمیسٹرز میں پہلی گفتگو تھی یعنی یہ پہلا موقع تھا جب اسنے براہ راست اسکو مخاطب کیا تھا

"جی آپ کو کچھ چاہیے"...

اریبہ جلدی سے بولی تو اسنے کندھے اچکائے

"یس"...

"کک-کیا"....

وہ ہکلائی تھی تو وہ مسکرایا

"لگ جائے گا پتا لیکن پہلے آئی ایم یوسف.. محمد یوسف".....

اسنے مسکرا کر اپنا تعارف کروایا تو اریبہ چہرہ جھکا گئی اور ہونٹ کچانے لگی

"آپکا نام...؟"

"آپکو اس سے مطلب"...

وپ تیوری چڑھا کر بولی

"ابھی تو نہیں پر بہت جلد ہو بھی جائے گا مطلب"....

"نو دو گیارہ ہوں یہاں سے بد تمیز"....

وہ نہایت بد تمیزی سے بولی لیکن یوسف کی مسکراہٹ میں زرا کمی نہ آئی

"کوئی بد تمیزی تو نہیں نہ کی آپ سے"....

وہ تھوڑا سا آگے ہوتا ہوا اسکی بات کا بنا برا منائے بولا تو اریبہ کی سانس مزید خشک ہوئی

"اچھا ٹھیک ہے ریلیکس رہیں میں جا رہا ہوں"....

وہ اسکو گھبراتا دیکھ اٹھتے ہوئے بولا جانے لگا کہ جلدی سے مڑا

"ویسے نام اچھا ہے مس اریبہ"....

وہ شرارت سے بولا تو اریبہ آنکھیں پھاڑے اسکو دیکھنے لگی یقیناً وہ اسکی دوستوں سے اسکا نام سن چکا تھا

وہ جا چکا تھا اریبہ نے بے اختیار اپنے چہرے پر آئے پسینے کو صاف کیا

"بدتمیزیں کہاں رہ گئیں"...

وہ مزید کڑتی وہ دور سے ہنستی کوئی آتی دیکھائیں دیں

"کہاں رہ گئیں تھیں بنانے لگ گئی تھیں تم تینوں"...

وہ جیسے ہی اسکے قریب آئیں اریبہ بھڑکی تھی

"بنانے نہیں کھانے لگ گئیں تھیں"...

سانیہ بولی

"بھاڑ میں جاؤ میں جا رہی ہوں"...

اپنا بیگ اٹھا کر کندھے پر لٹکاتی فون بیگ میں رکھا اور اپنی بریانی کا ڈبا انکے ہاتھ سے لیتی ہوئی وہاں سے چلی گئی جبکہ یہ تینوں بھی اپنا بیگ سنبھالتیں اسکے پیچھے لپکیں تھیں

اور تقریباً پانچ منٹ کی جدوجہد سے وہ مان گئی تھی اور اپنی اور یوسف کی گفتگو بتائی جس سے اب انکی ہنسی کو بریک نہیں لگ رہی تھی انکی ہنسی اگنور کرتی اپنی بریانی کھانے لگی

"جلدی چلو کلاس کیلیے دیر ہو گئی ہے"...

سانیہ نے ان تینوں سے کہا جو ٹہل کر آ رہی تھیں

"اووو یار نکال تو دینا ہی ہے سر نے کلاس سے تو سکون سے چلو"...

اریشہ سکون سے بولی تو وہ ان تینوں کو گھورتی ان سے آگے جانے لگی تقریباً پانچ منٹ بعد وہ تینوں کلاس میں پہنچیں تو سامنے نظر سانیہ پر پڑی جو مزے سے بیٹھی تھی

"کین وی کم ان سر...؟"

اریبہ بولی تھی تو سر لیکچر چھوڑ کر انکو دیکھنے لگا اور ٹائیم دیکھا اور پھر دوبارہ انکو

"نو"...

یک لفظی جواب دے کر دوبارہ وائیٹ بورڈ پر کچھ لکھنے لگا مطلب صاف تھا دفع ہو جاؤ وہ تینوں ایک گھورتی نظر سانیہ پر ڈال کر عزت سے بے عزت ہو کر باہر چلی گئیں

"مس اریبہ"....

وہ تینوں جو گروانڈ میں گھوم رہی تھیں ایک مردانہ وہ بھی جانی پہچانی آواز پر رکیں اور پلٹیں پیچھے ہی یوسف کھڑا تھا اریبہ آنکھیں پھاڑے اسکو دیکھنے لگی جبکہ اریشہ اور عالیہ کی بتیسی نکل رہی تھی

"کیا ہم بات کرسکتے ہیں....؟"

اسکو سکتے میں کھڑے دیکھ وہ بولا تو عالیہ اور اریشہ وہاں سے جانے لگیں جنکو اریبہ نے روکنا چاہا پر وہ اسکی ارے ارے کو اگنور کرتیں نو دو گیارہ ہو گئیں

"بولیں"..

اسنے گھور کر کہا

"میرا لاسٹ سمیسٹر ہے معلوم نہیں پھر مل سکوں یا نہیں میں آپ سے اپنے دل کی بات کہنا چاہتا ہوں"....

وہ لمبا سانس لیتے ہوئے ایک ہی سانس میں بول گیا وہ دم سادھے اسکو سن رہی تھی

"مجھے معلوم ہے آپکو برا لگے گا لیکن میں چاہتا ہوں کہ میرے گھر والے آپ کی طرف آئیں"....

وہ اسکو ساکت کھڑا دیکھ نظریں اسکے چہرے پر مرکوز کرتا ہوا بولا

"واٹ آر یو میڈ....اومائے گاڈ سیریسلی"...

ہوش میں آتی وہ تقریباً چلائی تھی

"یس آئی ایم سیریس"...

اسنے سنجیدگی سے کہا

"دوبارہ میرے سامنے مت آیئے گا"...

وہ انگلی اٹھاتے ہوئے بولی اور واپس مڑی یوسف جلدی سے اسکے سامنے آیا اگر بروقت اریبہ نہ رکتی تو انکی ٹکر ہو جاتی اریبہ نے اسکو گھورا تھا

"میں کوئی جھوٹ یا مزاق نہیں کر رہا پاگل نہیں ہوں میں جو سارا دن اپنی کلاسسز بنک مار کر اپکے پیچھے گھومتا ہوں کوئی وجہ ہے تو ایسا ہے نہ".....

وہ سنجیدگی سے بولا

"تو کسی نے کہا ہے ایسا کریں"...

وہ سنبھل کر بولی

"ہاں کہا ہے نہ"....

اب وہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے بولا پہلے کی سنجیدگی کہیں گم ہو گئی تھی

"کس نے"...

"دل نے"....

وہ دوبدو بولا تھا تو اریبہ کو سانس لینا محال ہو گیا تو لمبے لمبے سانس لینے لگی اور وہاں سے جانے کیلیے مڑی

"آئی ایم سیریس اریبہ".....

وہ اسکے پیچھے سے بولا تو اریبہ کے قدم رکے اور ویسے ہی گردن موڑی

"میں نے کبھی اپ کے بارے میں ایسا نہیں سوچا سو پلیز مجھے ڈسٹرب مت کریں میری پڑھائی کا مسئلہ ہو گا".....

وہ کہ کر رکی نہیں تھی تیز تیز قدم لینے لگی

"ہاں میں پاگل ہوں میری تو پڑھائی ہے ہی نہیں ریڑھی لگاتا ہوں نہ یہاں"....

اسنے پیچھے سے دہائی دی تو اریبہ اسکی دہائی سن کر ہولے سے مسکرائی پیچھے یوسف نے برا سامنہ بنایا اور گروانڈ کی دوسری طرف جانے لگا جہاں اسکے دوست بیٹھے تھے

....

"یار یہ یوسف نہ مجھے گڑبڑ لگتی ہے"....

تینوں ساری بات سن کر پہلے خوب ہنسیں پھر اریشہ اپنی آنکھیں صاف کرتی ہوئی بولی جو ہنسنے سے پانی سے بھر گئیں تھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"تو میں کونسا ہاں کر آئی ہوں یا وہ بارات لے کر پہنچ گیا ہے"...

وہ غصے سے بولی

"ہائے بارات آہی نہ جائے"....

عالیہ نے ہاتھ اٹھاتے افسوس سے کہا

"بکواس بند کرو تم دونوں تم بتاو اریبہ تم کیا چاہتی ہو....؟"

سانیہ ان دونوں کو گھورتے ہوئے اریبہ سے بولی جس نے کنفھے اچکائے

"معلوم نہیں کیا چاہتی ہوں یا کیا ہوتا ہے"...

"یہ یوسف کو چاہتی ہے اور یوسف سے ویاہ ہو گا".....

اریشہ نے شرارت سے کہا تو عالیہ بھی زور سے ہنسی تھی اسکے ساتھ سانیہ بھی مسکرائی جبکہ اریبہ نے ٹھنڈی آہ بھری تھی

"چلو یار کلاس لینے چلتی ہیں"....

اریبہ بیگ اٹھاتے ہوئے کھڑے ہوتے ہوئے بولی

"اسائینمنٹ ہے نہیں آئی بڑی کلاس لینی ہے"...

عالیہ نے ہاتھ نچانچا کر کہا تو یاد آتے اسنے بیگ نیچے رکھا اور خود بھی بیٹھ گئی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

....

تقریباً دو دن ہو گئے تھے پر یوسف اسکو کہی دیکھائی نہ دیا وہ ابھی بھی اسائیمنمنٹ بنانے کیلیے چاروں گراونڈ میں بیٹھیں تھی

"یار تیرا وہ مجنون نظر نہیں آیا دو دن سے"...

اریشہ نے سانیہ کے آگے سے نوٹس لیتے ہوئے کہا

"او تبھی میں بھی کہوں اریبہ میڈم نہیں نہیں مس اریبہ گم سم کیوں ہیں"....

عالیہ نے شرارت سے کہا تو اریبہ بیچاری صرف گھور ہی سکی کیونکہ یہ تینوں اسکو "مس اریبہ" کہ کر ہی چڑہا رہی تھیں

"مجھے تو اریبہ سے زیادہ تم دونوں اداس لگ رہی ہو"....

سانیہ نے ایک نظر انکو دیکھتے ہوئے کہا تو اب اریبہ ہنسی تھی جبکہ ان دونوں نے گھورا

"ہمیشہ الٹی ہی بکواس کرنا"....

اریشہ نے ناک چڑہایا

"تم دونوں کونسا سیدھی بکواس کرتی ہو"...

سانیہ کہاں پیچھے رہتی

"یوسف ہماری اریبہ کا حق ہے دیکھنا ابھی یوسف سامنے سے آگیا... ہیں واقع آرہا ہے"....

عالیہ جو اپنی دھن میں بول رہی تھی ایک دم سے سامنے سے یوسف کو آتے بولی تھی اسکے ایسے بولنے پر ان تینوں نے بھی دیکھا جبکہ اریبہ نے دیکھا اور چہرہ فوراً سیدھا کر لیا اسکے دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی کیونکہ وہ مسکراتا ہوا انکی طرف ہی آرہا تھا

"مس تو نہیں کیا دو دن"....

وہ اریبہ کے ساتھ جگہ بناتا تقلفانہ انداز میں بولا جیسے بچپن کے دوست ہوں چاروں منہ کھولے اسکو دیکھنے لگیں جبکہ اریبہ نے جلدی سے نظروں کا زاویہ بدلہ اور تھوڑا پیچھے کو کھسکی

"ہم نے تو نہیں البتہ اریبہ نے آہہہ"....

اریشہ کا فقرہ پورا ہونے سے پہلے سانیہ نے نیچے سے چٹکی کاٹی تھی تو وہ کراہ اٹھی

"اووو مس اریبہ سچی"...

وہ سر تھوڑا پیچھے کرتا فرصت سے اسکو شوخ نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا

"خوش فہمی ہے آپ کی اور یہ تو پاگل ہیں"....

وہ کہتی ہر چیز وہی رکھتی اٹھی تھی تو یوسف نے اسکا ہاتھ پکڑا لیکن اپنی فوراً کی گئی جسارت پر جلدی سے ہوش میں آیا اور اسکا ہاتھ چھوڑ کر کھڑا ہوا وہ تینوں دم سادھے ان دونوں کو دیکھ رہی تھیں

"یہ حرکت دوبارہ کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا"...

وہ غصے سے بولا

"معزرت میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا"....

وہ شرمندگی سے بولا

"سنو تو سہی یار"....

وہ دوبارہ پلٹی کہ وہ جلدی سے بولی

"کیا سنو وہی فضول ہی بولنا ہو گا آپ نے"...

"فضول بولتا ضرور ہونگا بٹ میری محبت فضول نہیں ہے یار"...

وہ دوبدو بولا تو اریبہ خاموش ہو گئی

"میں کوئی فلرٹی بندہ نہیں ہوں اگر ہوتا تو دوستی کا کہتا یا"...

وہ بات ادھوری چھوڑ گیا

"دیکھیں مجھے اپنی خواہشات کیلیے ہزار ملتی میں آپ سے ریلیشن نہیں چاہتا بس چاہتا ہوں شادی ہو جائے ہماری آپ آج کہیں میں آج رشتہ بھیج دوں گا".....

وہ اپنی صفائی دے رہا تھا

"میں لائبریری میں ہوں تھوڑی دیر تک واپس آجاوں گی".....

وہ ایک نظر اسکو دیکھتی اپنی دوستوں سے بولی اور پلٹی تھی یوسف نے بہت مشکل سے اپنا غصہ ضبط کیا تھا

"کیا پاگل نظر آتا ہوں میں آپکو میں کیا فضول میں بکواس کر رہا ہوں ہاں...؟ سمجھ نہیں آتی کوئی بات آپکو".....

وہ غصے سے بولا تھا بہت سے سٹوڈنس متوجہ ہوئے تھے لیکن پھر اگنور کرتے آگے بڑھ گئے جبکہ اریبہ کے قدم رکے تھے

"ٹائیم ویسٹ مت کریں یوسف"...

اسکی بات پر سارا غصہ ہوا ہوا تھا

"نائیس اچھا لگا آپ کے منہ سے میرا نام"...

وہ دلکشی سے مسکراتا ہوا بولا اور اریبہ تو کیا اب اور تینوں بھی حیرانی سے اس بندے کو دیکھنے لگیں

"میں جارہا ہوں آپ کام کریں"....

یہ کہ کر مڑا لیکن پھر کچھ یاد آنے پر رکا اور دوبارہ اسکی طرف مڑا

"میرے ایک مہینے تک فائینل ہونے والے ہیں پھر میں فری ہو جاوں گا مینز میرا بی ایس کمپلیٹ ہو جائے گا میں چاہتا ہوں فائینل سے پہلے میں آپ کے گھر رشتہ لے آوں"......

وہ ایک خوبصورت سمائیل پاس کرتا کا نہیں چلا گیا جبکہ اریبہ نے اپنا سر تھاما تھا

"تم تینوں ہنسنا بند کرو گئیر لگے ہوئے ہیں تم تینوں کے ساتھ"....

وہ ان تینوں کو ہنستے دیکھ بیٹھتے ہوئے غصے سے بولی اور انکو اگنور مارتی اسائینمنٹ لکھنے لگی لیکن دھیان یوسف کی باتوں پر تھا

....

اریبہ تھکی ہاری گھر آئی تو سامنے ہی اسکی امی بیٹھی ہوئیں تھی

"آگئی تم کب سے انتظار کر رہی تھی میں"...

"کیوں کوئی خاص بات تھی...؟"

اسنے بیگ صوفے پر پھینکتے گرنے کے انداز میں بیٹھی

"ہاں بازار جانا ہے"...

"اوو خدا کو جانے امی میں تھکی ہوئی ہوں خود ہی جائیں نہ"....

وہ منت کے انداز میں بولی

"سلامت ہیں تمہاری ٹانگیں اور تم جا رہی ہو مطلب جا رہی ہو"....

"امی"...

وہ رونے والی شکل بنا کر بولی

"اور ہاں تمہارے ماموں کا فون آیا تھا"....

انکی بات پر وہ سیدھی ہوئی جانتی تھی انکے فون کا مقصد

"کیوں...؟"

جانتے ہوئے بھی پوچھا تھا

"وہی رشتہ اور کسی کو کوئی اعتراز نہیں بس تمہاری سٹڈی کا انتظار ہے"....

وہ مصروف سے انداز میں بولی اریبہ کی آنکھوں کے سامنے یوسف کا چہرہ آیا تھا

"لیکن امی"...

"اچھا بعد میں بول لینا یہ پانی پیو اور اٹھو بازار چلتے ہیں باہر سے ہی کھانا کھا لینا"....

اور پھر بنا منت سماجت کو خاطر میں لائے وہ اسکو ساتھ لے آئیں تھی

....

"امی کچھ تو لے لیں"....

اسکی امی کب سے ایک مال سے دوسرے مال میں گھمارہی تھی پر کچھ پسند ہی نہیں آرہا تھا "اچھا".....

وہ مختصر سا بولی اریبہ نے بےزاریت سے اردگرد دیکھا لیکن ایک جگہ نظریں ٹھہر گئیں اور مقابل کی بھی اچانک نظریں پڑیں تھی ایک دوسرے کی نظریں ملیں تھیں اریبہ نے نظروں کا زاویہ بفل کر دوبارہ وہاں دیکھا جیسے یقین کرنا چاہ رہی ہو لیکن وہ وہی تھا اور یک ٹک اسی کو دیکھ رہا تھا

"یوسف"...

وہ زیرلب بڑبڑائی اور پھر اپنی امی کی طرف متوجہ ہوئی

"اوووو".....

مسکرا کر اسکو دیکھا پھر اپنے چھوٹے سے بھانجے کو اپنی گود میں اٹھایا

"احمد وہ سامنے دیکھ رہے ہو نہ مامی ہے تمہاری".....

اسنے سامنے اریبہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اریبہ نے دیکھا وہ اس بچے سے اسکی طرف اشارہ کر کے بات کر رہا تھا پھر اگنور کرتی اپنی امی کو کھانا کھانے کا کہا تو وہ اسکو مال میں بنے آئیسکریم پارلر میں لے گئیں

"امی آپ اسکو پکڑیں میرا بہت پرانا دوست مل گیا ہے میں اس سے مل لوں"....

وہ احمد کو اپنی امی کو پکڑاتا بولا اور تقریباً بھاگنے کے انداز میں اریبہ کے پیچھے گیا تھا اسکی امی ارے ارے کرتی رہ گئیں

اریبہ جو آئیسکریم کھا رہی تھی اچانک اسکی نظر سامنے ہوسف پر پڑی جو ابھی بیٹھا تھا اور لمبے لمبے سانس لے رہا تھا جیسے وہ بھاگتا ہوا آیا ہو اریبہ کی امی کی پشت تھی یوسف کی طرف یوسف نے بھی اپنے لیے آئیسکریم منگوائی تھی

اریبہ بظاہر تو آئیسکریم کھا رہی تھی لیکن اسکو معلوم تھا یوسف اسی کو دیکھ رہا ہے اسنے چہرہ اٹھایا تو واقع ہی یوسف دیکھ رہا تھا یوسف نے ہاتھ میں پکڑا اچچ اسکی طرف کیا مطلب وہ آئیسکریم کا کہہ رہا تھا

اریبہ گڑبڑائی تھی اسنے اپنی امی کو دیکھا جو مصروف سی آئیسکریم کھا رہی تھیں اسنے رونی شکل بنا کر یوسف کو دیکھا تو یوسف ہولے سے مسکرایا اور ہاتھ اٹھا کر ریلیکس رہنے کا اشارہ کیا تو وہ بھی چہرہ جھکا گئی اور آئیسکریم کھانے لگی

یوسف کے کھانسی کرنے پر اسنے دوبارہ چہرہ اٹھایا اور اسکی طرف دیکھا پھر اپنی امی کو جو فون میں مصروف تھیں ساتھ آئیسکریم کھا رہی تھیں

اسنے پھر یوسف کو دیکھا جسنے ہاتھوں سے ہارٹ بنایا تھا اریبہ کی ہارٹ بیٹ تیز ہوئی تھی اور اپنا نچلا ہونٹ کچلا پر یوسف مسکرایا اور آٹھ گیا تھا اسکو بائے بائے کرتا وہی سے باہر نکل گیا اریبہ بھی مسکرائی تھی اور آئیسکریم کھانے لگی دل کا موسم بدل رہا تھا لیکن قسمت کچھ اور چاہتی تھی

....

یونیورسٹی کے گراونڈز کچا کچ بھرے ہوئے تھے اسی میں وہ اکیلی بینچ پر بیٹھی اسائنمنٹ بنارہی تھی کہ کوئی اسکے پاس آکر بیٹھا

"اسلام و علیکم کیسی ہو....؟"

یوسف نے اسکے پاس بیٹھے پوچھا تو وہ سر اٹھا کر مسکرائی

"وعلیکم اسلام میں ٹھیک اللہ کا کرم آپ سناو....؟"

اسنے دوبارہ نوٹس پر نظر گاڑتے ہوئے کہا

"میں بے حال"....

"کیوں...؟"

اسنے سر اٹھا کر پوچھا تو وہ اسکی طرف کھسکا

"تمہارے بنا بے حال یار"....

اریبہ شرما کر چہرہ جھکا گئی

"ماما کو بھیج دوں یار اور کتنا صبر کرنا ہے میرے فائینلز ہونے والے ہیں نیکسٹ ویک سے"....

وہ بے چارگی سے بولا تو وہ کھلکھلائی تھی

"یوسف صبر رکھیں ایک بار مجھے یہ سمیسٹر مکمل ہونے دیں پھر مما سے بات کروں گی"....

"ہائے یہ دوریاں فلحال ہیں"....

اسنے ٹھنڈہ آہ بھرتے گنگنایا تھا تو وہ مزید ہنسی تو وہ بھی مسکرا دیا

....

"ماما میں نے نہیں کرنی اس سے شادی مجھے وہ نہیں پسند"....

اریبہ یہ بات پانچویں دفعہ دہرا چکی تھی

"کیوں کوئی اور پسند ہے....؟"

اریبہ اپنی امی کی بات پر ایک دم سے گڑبڑائی پر جلدی سے سنبھلی

"امی ایسا نہیں ہے میں نے ہمیشہ بھائی کہا ہے انکو"....

اسنے بھائی پر زور دیا

"بھائی صرف سگے ہوتے ہیں اریبہ بھائی کہنے سے کوئی بن نہیں جاتا اور عمر میں کیا برائی ہے"....

اسکی امی نے اسکو گھورتے ہوئے کہا واقع خوبصورت تو وہ بھی بہت تھا لیکن جس پر دل ہو وہ دنیا کا خوبصورت ترین مرد ہوتا ہے

"امی پلیز"....

وہ منت پر اتری

"اپنے باپ سے بات کرنا دماغ نہیں خراب کرو"...

اسکی امی نے چکن دھوتے ہوئے کہا

"صاف کہیں کہ میں خاموش رہوں"...

اسنے منہ بناتے ہوئے کہا تو اسکی امی نے مسکراہٹ دبائی کیونکہ جانتی تھی وہ اپنے باپ سے مر کر بھی یہ بات نہیں کرے گی

"امی یار زندگی میں نے گزارنی ہے جب میں ہی خوش نہیں تو کیوں کر رہی ہیں ایسا"...

اسنے ایک اور کوشش کی

"اریبہ دوبارہ بحس نہیں کرو جاو بہن کو اٹھاو اپنی اور دوبارہ یہ بات تمہارے منہ سے میں ہرگز نہ سنو"...

اسکی امی نے اسکو ڈپٹہ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"سیاپا ہر چیز"....

وہ بڑبڑاتی ہوئی کچن سے باہر نکل گئی

....

"یوسف فون اٹھاو"...

اسنے کمرے میں آتے یوسف کو فون لگایا کیونکہ اسکے اگزامز تھے تو وہ فری تھا اور دو دن سے یونیورسٹی بھی نہیں آرہا تھا

"یوسف پلیز فون اٹھاو"....

پر فون مسلسل بند جارہا تھا آخر تنگ آکر اسنے فون بیڈ پر پھینکا تھا اور بیڈ پر بیٹھ کر اپنا سر تھاما

اگلے دو روز بھی یوسف کا فون بند جارہا تھا اور اسکے اگزامز میں ابھی تین دن باقی تھے

اریبہ بیڈ پر بیٹھی مسلسل یوسف کے بارے میں سوچ رہی تھی

"کہیں یوسف نے مجھے دھوکہ تو نہیں.. نہیں نہیں یوسف ایسا نہیں".....

خود سے بڑبڑاتی خود کی سوچ کو ہی نفی کیا تھا کہ اتنے میں اسکا فون بلنک ہوا اس نے فون دیکھا تو کسی ان ناون نمبر سے میسج تھا اسنے اوپن کیا جس پر لکھا تھا

"اریبہ میں یوسف یار میرا فون خراب ہے ایک دو دن تک بنوالوں گا پریشان مت ہونا اور یہ میرے بھائی کا نمبر ہے دوبارہ اس پر میسج مت کرنا او کے خدا حافظ خیال رکھنا اپنا"...

اس میسج کو پڑھ کر اسنے ٹھنڈہ آہ بھری اور سارت وسوسے ختم ہوئے تھے

....

اریبہ صبح سے یوسف کا انتظار کر رہی تھی کیونکہ آج اسکا پہلا پیپر تھا اور وہ اس سے جلدی میں کہ کر گیا تھا کہ وہ اسکا انتظار کرے اسی لیے وہ اسکے انتظار میں گراونڈ میں بیٹھی تھی کہ اسکی منہوس دوستیں)بقول اریبہ (اسکے پاس آئیں

"پیاجی کا انتظار ہو رہا ہے...؟"

عالیہ نے کندھے سے کندھا ٹکراتے ہوئے کہا تو وک چہرہ جھکا گئی

"ہائے شرما گئی"...

اریشہ نے بھی شرارت سے کہا

"بکواس بند کرو اس سے وجہ تو پوچھو وہ چپ چپ کیوں ہے"....

سانیہ نے گھورتے ہوئے کہا اور اریبہ کے پاس بیٹھی

"کیا بات ہے آرو میری جان...؟"

"یار مما بابا چاہتے ہیں میں عمر سے شادی کر لوں".....

وہ اداسی سے بولی

"تو کیا یہ عمر نامی بلا ابھی ختم نہیں ہوئی"...

اریشہ بولی تو اسنے نفی میں سر ہلایا

"اسی لیے آج میں یوسف سے بات کروں گی"...

"ہمم ٹھیک ہے یوسف آ رہا ہے تم بات کرو ہم لیکچر لینے جا رہی ہیں"...

دور سے یوسف کو آتا دیکھ عالیہ بولی اور پھر تینوں کلاس کی جانب بڑھ گئیں

"اسلام و علیکم یوسف کی جان کیسی ہو...؟"

وہ اسکے ساتھ بیٹھتا ہوا پر جوش سا بولا

"و علیکم اسلام یوسف میں ٹھیک ہوں پیپر کیا ہوا....؟"

وہ خود کو نارمل کرتے بولی

"پیپر تو نہ پوچھو بہت اعلیٰ ہوا ہر جگہ آپکا نام چھاپ آیا ہوں"....

اسنے آخر میں شرارت سے کہا تو وہ چہرہ جھکا گئی

"کیا ہوا اریبہ...؟"

اسنے پیار سے پوچھا

"مما بابا چاہتے ہیں میں اپنے کزن عمر سے شادی کر لوں"...

اسنے خود پر ضبط کرتے ہوئے کہا تو یوسف کے ماتھے پر بل پڑے

"یہ غلط ہے یار میں شادی کرنا چاہتا ہوں اپ سے"......

وہ خود کو نارمل کرتے ہوئے بولا تو وہ خاموش رہی

"میں رشتہ لے آتا ہوں"....

وہ جلدی سے بولا تو اسنے نفی میں سر ہلایا

"بابا سخت خفا ہو جائیں اور اگر وہ نا مانے تو"....

اسنے نم آنکھوں سے کہا

"یار میں آپ کے بنا نہیں رہ سکتا مت کریں ایسا اچھا رکیں زرا"...

اسنے بے بسی سے کہتے آخر میں فون نکالا اور اپنی امی کو ملاتے فون سپیکر پر کیا

"کیا ہوا بیٹا خریت...؟"

سلام دعا کے بعد اسکی امی نے پوچھا

"مما آپ اسلامہ آباد سے کب آ رہی ہیں...؟"

https://classicurdumaterial.com/

"بیٹا چار پانچ دنوں تک کیوں...؟"

"اریبہ کے گھر رشتہ لیکر جانا ہے"...

اریبہ نے حیرت سے اسکی طرف دیکھا یعنی اسکی امی کو اسکا پتا تھا

"ہاں ٹھیک ہے لیجاتے ہیں میں اسلامہ آباد سے آتی ہوں تو"....

اسکی امی جلدی سے بولی اور اس پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ رہے تھے

"ٹھیک ہے مما جلدی آنے کی کوشش کریئے گا".....

یہ کہتے فون کٹ کیا اور اسکے دونوں ہاتھ تھامے

"یقین کریں میری نیت صاف ہے بہت محبت کرتا ہوں آپ سے پلیز مت کریں میرے ساتھ ایسے"....

تو یعنی وہ اسکو اپنی محبت کا یقین دلانے کیلیے ایسا کر رہا تھا

"مم- مجھے یقین ہے یوسف لیکن امی بابا کا کیا.....؟"

"انکا کر دیں پلیز میں لاوں گا رشتہ شادی کروں گا بہت محبت کرتا ہوں"....

"میں نے کیا تھا لیکن انہوں نے کہا کہ عمر ایک اچھا لڑکا ہے"....

وہ نظریں چراتے ہوئے بولی

"میرا ابتائیں مینز کہیں اپنے مما بابا کو کہ آپ مجھے پسند کرتی ہیں یقین جانیں میں ہر ثبوت دوں گا اپنی محبت کا"....

وہ محبت سے چور لہجے میں بولا

"میں کیسے بتاؤں یوسف"....

اور اسکی اس بات پر یوسف نے اسکے ہاتھ چھوڑے تھے اور بیگ اٹھا تا وہاں سے چلا گیا اریبہ نے اسکو آوازیں دی لیکن وہ نہ پلٹا اریبہ اسکی آنکھوں میں اپنی بات کا درد دیکھ چکی تھی

....

اگلے جتنے بھی دن یوسف کے اگزامز رہے وہ اس سے نہ ملا شاید وہ اس سے خفا تھا فون پر بھی بات نہ کرتا لیکن دن میں پانچ دفعہ اسکو ایک میسج ضرور وصول ہوتا

"اپنا خیال رکھنا میں آوں گا لیکن آپ نے اچھی نہیں کی میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں کچھ دن تک رشتہ لاوں گا"...

اور اریبہ کے کسی میسج کا ریپلائے نہ دیتا وہ خفا تھا لیکن پھر بھی اسکو اپنی محبت کا احساس دلاتا

....

"اریبہ تم کیا کرو گی....؟"

سانیہ نے پوچھا وہ چاروں اس وقت وڈیو کال پر تھیں

"معلوم نہیں لیکن یوسف کی محبت سچی ہے میں کیا کروں مجھے سمجھ نہیں آرہا"....

وہ افسردگی سے بولی

"ہمارے بس میں ہوتا اب تک تمہارے پانچ سات بچے ہوتے"....

اریشہ بولی تو وہ ناچاہتے ہوئے بھی مسکرا دی

"ہمم ہمیں بھی لگتا ہے یوسف کی محبت سچی ہے"....

عالیہ بھی بولی

"ہاں کیونکہ آج تک کبھی غلط نیت سے اسے مجھے نہیں چھوا نہ ہی کبھی کوئی گھٹیہ بات کی ہے"....

اریبہ محبت سے بولی

"اچھا چل بائے امی بلا رہی ہیں ماموں لوگوں نے آنا ہے دعوت ہے ان کی".....

یہ کہ کر خدا حافظ کرتی اسنے فون کاٹا تھا اور ٹھنڈہ آہ بھرتی کمرے سے باہر نکلی

....

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

گھر میں ہر طرف شور شرابہ تھا اسکے ماموں لوگ آگئے تھے لیکن آج اسکو یہ شور شرابہ اکتا رہا تھا ورنہ اسکو ایسی محفلیں بہت پسند تھیں یا اگر انکی طرف سے کوئی رشتے کا سین نہ ہوتا تب بھی یہ محفل اسکو اچھی لگتی

وہ اپنے خیالوں میں گم تھی کہ کوئی اسکے ساتھ آکر کھڑا ہوا اسنے گردن گھما کر دیکھا تو عمر تھا اسنے جانا چاہا لیکن اسکے روکنے پر وہ رکی تھی

"ہمممم آپ کہاں بھاگ رہی ہیں..؟"

وہ مسکرا کر بولا اور اسکو یہ مسکراہٹ زہر لگی

"امی کی مدد کروانے"...

وہ مختصر سا بولی

"بہت جلد میں ایسے آپ کیلیے رشتہ لاوں گا اریبہ"....

الفاظ عمر کے تھے لیکن یاد اسکو یوسف کی آئی اس سے معزرت کرتی اندر بڑھ گئی تھی عمر اسکی جھجھک سمجھتا مسکرایا تھا

"مما مجھے نہیں کرنی شادی عمر سے میں اسکو جانتی بھی نہیں".....

اسنے دوبارہ سے منت کی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"تو جس سے بھی کرو گی شادی کیا پہلے سے اسکو جانتی ہو گی...؟"

اسکی امی اسکی بے تکی باتوں سے تنگ اکر بولی

"مما"....

وہ منمنائی تھی

"اریبہ اگلے ہفتے تمہاری منگنی ہے"...

وہ آرام سے کہتی اسکے سر پر بمب پھوڑ گئی تھیں

"واٹ مطلب کیسے جب میری مرضی ہی نہیں یہ کیسے کر سکتی ہیں آپ....؟"

وہ تقریباً چلائی تھی

"کیا مطلب تمہاری مرضی نہیں کسی نہ کسی سے تو کرنی ہے نہ پھر عمر تو گھر کا بچہ ہے اور ہم تمہاری تکی باتوں سے تمہاری زندگی برباد نہیں کر سکتے بہتر ہو گا بحث نہ کرو"....

وہ غصے سے بولیں تو وہ آنسوؤں پیتے کمرے میں چلی گئی

"کیا کروں میں یا اللہ اوففف یوسف"....

وہ اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپائے رونے لگی محبت روگ ہی ایسا ہے جب لگ جائے تو ساری عمر کا روگ بن جاتا ہے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

....

وہ یوسف کو کال کرنا چاہتی تھی لیکن کس منہ سے کال کرتی وہ اس سے بے پناہ محبت کرتا تھا اور اگر اسکو معلوم ہوتا اگلے ہفتے اس کی منگنی ہے تو اس پر کیا بیتے گی اور اس میں اتنی ہمت نہ ہو رہی تھی کہ گھر والوں کو یوسف کا بتا سکتی ویسے بھی مما بابا ملک بات کر چکے تھے

"جب اتنی ہمت نہیں تھی تو محبت کیوں کی...؟"

ایک آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی اور وہ اسکے ضمیر کی آواز تھی

"محبت پر کب کسی کا زور ہے"...

وہ کھوئے سے انداز میں بولی اسکے گھر والے بہت خوش تھے

اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ دن بھی آ گیا جب وہ عمر کی منگیتر بن گئی اسکے نام کی انگوٹھی اسکے ہاتھ میں پہنائی گئی وہ بت بنی ساری کاروائی دیکھ رہی تھی بس اسکے غم کا کسی کو علم تھا تو وہ اسکی دوستیں تھی جو غمزدہ سی اسکے پاس بیٹھی تھیں انکے بس میں بھی کچھ نہ تھا اور وہ اپنی دوست کی عزت کسی صورت خراب نہیں ہونے دے سکتیں تھیں

"یوسف کو معلوم ہو گا تو کیا ہو گا اریبہ....؟"

عریشہ نے اسکے کان کے قریب جھکتے ہوئے کہاوہ جو آنسووں پی رہی تھی وہ آنسووں بے اختیار ہوئے اور گال پر پھسلے جنکو اسنے جلدی سے صاف کیااور نفی میں سر ہلاہا گویازبان کچھ بھی بولنے سے قاصر تھی اریشہ خود پر ضبط کرتی اسکو سینے سے لگایا تھا تھا

کسی حد تک وہ تینوں خود کو قصوروار سمجھ رہی تھیں نہ وہ اسکویوں تنگ کرتے نہ یوں ایسے مزاک کرتی نہ وہ یوسف یوں سیریس ہوتا نہ انکی دوست اسکی محبت میں گرفتار ہوتیں اور نہ آج وہ محبت کا غم دل میں پال کر کسی اور کی منگیتر بن رہی ہوتی

وہ چاروں جو ہر وقت شرارتیں کرتی ہنسی مزاک یہ سب تو کہیں کھوسا گیا تھا شرارتیں کہیں پیچھے رہ گئیں تھی اور مسکراہٹیں .... مسکراہٹیں تو انکے لبوں کو چھونے کیلیے ترس گئیں تھی...

یہ محبت ہوتی ہی ایسی ہے مسکراہٹیں چھین لیتی ہے خوشیاں دور کر دیتی ہے اور صرف اپنے گرد اندھیرہ ہی محسوس ہوتا ہے

....

ایک ہفتہ گزر گیا تھا اسکی منگنی کو وہ یونیورسٹی آنا شروع ہوگئی تھی اور شکر تو یہ اسکو ابھی تک یوسف نہیں ملا تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

فری لیکچر میں وہ چاروں گراونڈ میں موجود تھیں وہ تینوں بیٹھی تھیں اریبہ کہ اسائنمنٹ سے کاپی کررہی تھیں جبکہ اریبہ اردگرد ان سے کچھ فاصلے پر چکر کاٹ رہی تھی

"اسلام و علیکم"....

وہ جو اپنے دھیان میں تھی اس آواز پر قدم رکے تھے دل تھما تھا اوسان خطا ہوئے اور پیچھے پلٹی تو یوسف مسکراتا ہوا اسکو دیکھ رہا تھا

"دیکھو میں ناراض بھی نہیں رہ سکا زیادہ آج میں ایڈمیشن کیلیے آیا تھا تو میں آیا سوچا آپ سے بھی ملتا جاوں اور ایک اچھی خبر بھی ہے"....

وہ پرجوش سا بول رہا تھا اور وہ دم سادھے اسکے چمکتے چہرے کو دیکھ رہی تھی

"اچھا اچھا میں بتاتا ہوں مما کل آگئی ہیں کل رات میں آج انشاءاللہ میں رشتہ لاوں گا میں تو رات میں لانا چاہتا تھا لیکن مما کہتی کافی رات ہوگئی ہے کل چلیں گے اور آج بدقسمتی سے ایڈمیشن کیلیے آنا پڑا ورنہ مجھ سے صبر ہی نہیں ہورہا مما کو کام تھا اسی لیے وہ اسلامہ آباد سے جلدی نہ آسکی اوففف میں اتنا ایکسائیڈڈ ہوں خود ہی بولی جارہا ہوں آپ بھی بولو نہ".....

وہ ایک ہی سانس میں بول رہا تھا خوشی اسکے الفاظوں میں جھلک رہی تھی آخر میں سر پر ہاتھ مارا اور اسکو کہتا خاموش ہوا اریبہ کو بے شمار رونا آیا تھا کیونکہ ابھی وہ اسکی خوشی خاک کرنے والی تھی تھوڑے فاصلے پر وہ تینوں بھی آنسووں پیتی یوسف کو دیکھ رہی تھیں

"یوسف"...

وہ بس اتنا ہی کہہ سکی

"جی یوسف کی جان جانتا ہوں آپ بھی بہت خوش ہو گی آج میں منا کر ہی چھوڑوں گا آپ کے گھر والوں کو".....

وہ مزید بولتا کہ اریبہ نے بائیاں ہاتھ اٹھاتے اسکو خاموش ہونے کا کہا یوسف کا دل ڈوبا اسکے خاموش کروانے پر نہیں بلکہ اسکے ہاتھ کی تیسری انگلی میں انگوٹھی دیکھ کر

"یہ یہ کیوں پہنی ہے میری جا یہاں تو میں پہناوں گا نہ"....

وہ اسکا ہاتھ پکڑتا انگوٹھی اتارنے لگا کہ اریبہ نے ہاتھ کھینچا

"مسٹر یوسف میں اب کسی اور کی منگیتر ہوں مجھ سے دور رہیں پلیز".....

وہ انسووں کو روکتی ضبط کی انتہا پر تھی

"بس کر دو اریبہ اب آپ کیوں ناراض ہیں چلیں میں ناراضگی دور کر دوں گا سوری کر کے بٹ پلیز آپ یہ گھٹیہ مزاک مت کریں"....

وہ اسکی بات مزاک میں لیجاتے ہوئے بولا

"سمجھ نہیں آرہی آپ کو میں کسی اور کی منگیتر ہوں"....

وہ ایک ایک لفظ ٹھہر کر بولی آنکھوں سے آنسووں گال پر پھسل گئے تھے

"اریبہ مت کریں ترس کھائیں یوسف پر وہ برداشت نہیں کر سکتا"....

وہ بے بسی سے بولا تو وہ چہرہ موڑ گئی

"اریبہ دھوکہ دیا آپ نے اگر ایسے کرنا تھا تو کیوں مجھے اپنی محبت کے جال میں پھنسایا اور اور اپنا دیوانہ کیاہاں...؟"

وہ اسکے بازووں کو سختی سے دبوچتے ہوئے بولا آنکھیں حد درجہ سرخ تھیں

"کوئی دھوکہ نہیں دیا دور رہیں"...

وہ چلائی تھی اور اس سے بازو چھڑوا کر وہاں سے پلٹی تھی اس سے پہلے یوسف دوبارہ اسکو روکتا وہ تینوں یوسف کے سامنے آئیں تھیں

"یہ اریبہ کیا کہ رہی ہے...؟ اریبہ کو سمجھائیں آپ ہمم اب اتنا بھی غصہ اچھا نہیں"....

وہ خود کو نارمل کرتا دور جاتی اریبہ کو دیکھتے ہوئے بولا

"یوسف چھوڑ دو اسکو اسکی منگنی ہو گئی ہے بہت دیر ہو گئی ہے"....

سانیہ اسکی منگنی پر زور دیتے ہوئے بولی

"ایسے کیسے کر سکتی ہے وہ محبت کرتا ہوں میں اس سے"....

وہ تقریباً چلایا تھا اسکو کسی سٹوڈنٹ کی کوئی پرواہ نہ تھی

"یوسف"....

عالیہ نے بے بسی سے پکارا

"بس کر دیں دھوکے باز ہے وہ اور آپ بھی شامل ہیں اسکے ساتھ کبھی معاف نہیں کروں گا اسکو میری فیلنگز کے ساتھ کھیلا اس نے کبھی معاف نہیں کروں گا اسکو کبھی نہیں"....

کہتے ساتھ پلٹا تھا دو آنسوں آنکھوں سے ٹوٹ کر داڑھی میں جذب ہوئے تھے اسنے جلدی جلدی سے آنکھوں کو رگڑا پیچھے ان تینوں نے بھی آنکھیں صاف کیں تھیں کیا ہو گیا تھا یہ سب

....

اس واقعے کو پانچ دن گزر چکے تھے وہ مکمل طور پر خاموش ہو گئی تھی

اس وقت بھی وہ اکیلے بینچ پر بیٹھی تھی کہ وہ تینوں اسکے پاس آکر بیٹھیں

"اریبہ وہ یوسف نے اپنی مائیگریشن کروالی ہے یہاں سے"...

سانیہ ہمت جمع کرتی بولی تو وہ تلخی سے ہنسی

"میں دھوکے باز ہوں وہ یہی سمجھتا ہے"...

وہ کھوئے سے لہجے میں بولی

"اریبہ سنبھالو خود کو"....

اریشہ نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

"یہ کم جو محبتیں کرتے ہیں سچی محبتیں یہ اکثر ادھوری کیوں رہ جایا کرتی ہیں....؟"

وہ تینوں اسکے سوال پر لاجواب ہوئی تھیں

"اللہ اگر بہتر لیتا ہے تو بہترین سے نوازتا ہے اریبہ"....

سانیہ نے کہا

"تو کیا عمر بہترین ہے...؟"

"وہ اللہ کی ذات بہت جانتی ہے"....

عالیہ نے اسکا چہرہ تھپتھپایا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

"محبت پر کسی کا اختیار نہیں یہ ہو جاتی ہے جیسے مجھے ہوئی اور پھر جب یہ انسان کو مکمل اپنے حصار میں جکڑ لیتی ہے تم بکھیر دیتی ہے ایسے بکھیرتی ہے کہ کوئی راہ نہیں ملتی اور پھر ایسی محبتوں کو دو لفظ ملتے ہیں "ادھوری محبتیں "بس پھر وہ محبتیں اکثر ادھوری رہ جایا کرتی ہیں".....

ضبط کے باوجود آنکھوں سے آنسوؤں رواں تھے وہ تینوں بھی روتے ہوئے اسے گلے لگیں تھیں اور پھر چاروں خود کے گلے لگتیں زاروقطار رونے لگیں تو کیا انکو انکی مسکراہٹیں واپس نہیں مل سکتی تھیں تو کیا اریبہ دوبارہ مسکرا نہیں سکتی تھی یہ تو اللہ بہتر جانتا تھا

لیکن جو محبتیں ادھوری رہ جاتی ہیں اسکے زخم اللہ کی محبت بھرتی ہے ادھوری محبتوں کا ایک فائدہ ہوتا ہے زخم دل کا ایک فائدہ ہوتا ہے وک اس ذات سے بے انتہا قریب ہو جاتا ہے....

یہ زخم دل سزہ ہوتی ہے ایک نامحرم سے محبت کی.......

اللہ ہر کسی کو ایک نامحرم کی محبت سے بچائے اور اللہ کی محبت اپنے دل میں بسانے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

....

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ختم شد

https://classicurdumaterial.com/